اردو ادب میں تاریخ نویسی اور ڈاکٹر جمیل جالبی

محمد امان اللہ خان
ریسرچ اسکالر، پی ایچ ڈی، اردو
وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی اسلام آباد
khan.maliklalian@gmail.com
+923002594747

Abstract

Dr. Jamil Jalibi was a noted linguistic, Researcher, Critic, Translator, History writer , Master of Dacanay and scholar of Urdu literature and linguistics from Pakistan. He also was Vice Chancellor at the University of Karachi. Jamil Jalibi was born on 30 July 1929 in a Yusufzai family of Aligarh, British India. His early schooling was in Aligarh. He matriculated in Saharanpur and did his Bachelor of Arts from Meerut College. One day before the partition of India, on 13 August 1947, Jalibi migrated to Karachi, Pakistan, where he continued his education and literary activities. He received a Master of Arts degree, Bachelor of Laws degree and a Ph.D. from Sindh University. He then worked for the Income Tax Department of Pakistan until his retirement

In 1983, he became Vice-chancellor of Karachi University, where he served until 1987. Then he joined the Muqtadara Quami Zaban (National Language Authority) as its Chairman. He used to associate with Karrar Hussain, Sabzwari, Jalib Dehlvi and Ghayur Ahmed Ramzi. From 1950-54, he served as co-editor of an Urdu monthly by the name of Saqi and wrote a monthly column Baatein. He also started a quarterly magazine by the name of Naya Daur.He died on 18 April 2019 at the age of 89. The practice of history writing in the Urdu language began quite late, as Urdu prose itself was of a recent growth, which had acquired a refined literary complex in the Fort William College at the turn of the eighteenth century. The newly developed Urdu prose inherited the tradition of history writing in Persian. It borrowed heavily from them inasmuch as its form, expression, and approach were also fashioned by the medieval Persian chronicles. Initial Urdu works of Indian history, therefore, are marked largely by adaptations and translations of previous histories in Persian. The earliest examples of this kind are Araish-e mehfil of Mir Sher Ali Afsos of Fort William College (Calcutta, 1805)

Key Words:

Jamil Jalibi Critic Linguistic Translator

1۔جمیل جالبی 2۔نقاد 3۔لغت نویس 4۔مترجم
5۔تاریخ نویسی 6۔محقق 7۔دکن

اردو تاریخ نگاری:

اردو، جنوبی ایشیا کی ایک اہم اور بڑی زبان ہے۔ برصغیر ہند کی آزادی کے بعد سے اس زبان کی مقبولیت میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ یہ ہندوستان کی اٹھارہ (18) قومی زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ پاکستان کی سرکاری زبان ہے۔ اردو زبان پر مشتمل ادب "اردو ادب" کہلاتا ہے جو نثری اور شعری ادب پر مشتمل ہے۔ ادبی تاریخ نگاری ایک مشکل فن ہے جس فن کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا۔ تاریخ نگاری انگریزی Historiography) نسبتاً ایک جدید فن ہے جس میں مؤرخ، انسانی سرگرمیوں کو قلم بند کرنے اور ان سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسانی تجربہ کے مطالعہ کو ایک ناگزیر اور فطری عمل قرار دینے اور تاریخ کو سائنٹفک نقطۂ نظر سے جانچنے کے تصور نے اٹھارہویں صدی کے اواخر اور انیسویں صدی کی ابتدا میں فروغ پایا۔ اٹھارہویں صدی سے قبل کی بھی تہذیب میں تاریخ نگاری کو اہم مقام حاصل نہ تھا۔ وہ نہ تو باقاعدہ تعلیم کا جزو سمجھی بات تھی اور نہ بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کی تشریح و تفسیر اس کا منشا تھا۔ یہ کام مذہب، فلسفہ، ڈراما اور شاعری کے حدود میں آتے تھے۔ ارسطو اپنی تصنیف ''شعریات'' میں تاریخ کو حقارتاً محض اس لیے ناقابل اعتنا قرار دیتا ہے کہ اس میں صرف مخصوص واقعات ہی کا ذکر ہوتا ہے اور ڈرامے کی طرح ایک مربوط پلاٹ کے ذریعہ کسی صداقت کا اظہار نہیں جاتا۔ رام بابو سکسینہ کی تاریخ ادب اردو کا شمار ابتدائی تاریخوں میں ہوتا ہے۔ اب تک سب سے طویل تاریخ ڈاکٹر جمیل جالبی نے لکھی، جس کی چار جلدیں تا حال شایع ہوئی ہیں، جو انیسویں صدی تک کے اردو ادب کا احاطہ کرتی ہے۔ ان کے علاوہ اردو ادب کی تاریخ از ڈاکٹر تبسم کاشمیری، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ از ڈاکٹر سلیم اختر، تاریخ ادب اردو از وہاب اشرفی، تاریخ ادب اردو از ڈاکٹر ملک حسن اختر، تاریخ ادبیات مسلمانانِ پاک و ہند از وہاب اشرفی، تاریخ زبان و ادب اردو از صغیر احمد جان، تعارف تاریخ اردو از ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، اردو ادب کی مختصر تاریخ از ڈاکٹر انور سدید، تاریخ ادب اردو از ڈاکٹر انور سدید،

داستان تاریخ اردو از حامد حسن قادری اور آب حیات از محمد حسین آزاد وغیرہ اہم ترین اردو ادبی تاریخ کی کتب شمار کی جاتی ہیں۔

ادبی تاریخ کی تعریف کرتے ہوئے کریم الدین لکھتے ہیں:

"تاریخ اس کو کہتے ہیں جس میں
واقعات یا حالات زمانے کے اس طور پر لکھے جائیں
کہ اس سے یہ معلوم ہو سکے کہ فلانے زمانے میں یہ
حادثہ یا واقعہ گزرا۔ بخلاف تذکرہ کے اس میں خاص
قسم کے لوگوں کا حال لکھا جاتا ہے۔" (۱)

ادبی تاریخ اور ادبی تحقیق کا موضوع بلاشبہ خشک ہی نہیں بل کہ بہت خشک معلوم بھی ہوتا ہے۔ اس موضوع پر لیکچر سننے والا یا کسی مقالے کو پڑھنے والا طالب علم بہت جلد اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے کیوں کہ تاریخی اور تحقیقی مسائل جو اتنے دقیق ہوتے ہیں کہ اس کی سمجھ سے بالاتر ہونے لگتے ہیں جس سے اسے بوریت کا احساس ہو جاتا ہے۔ البتہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ادبی تاریخ کسی عہد کی تہذیب و ثقافت سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ نہ صرف تہذیب و ثقافت بل کہ سیاسی تاریخ، فلسفہ، فکر، دیو مالا، نفسیات، معاشیات، پیداواری نظام اور سماجی تاریخ سے بھی گہرا تعلق اس کے حصہ میں شامل ہے۔ ادبی تاریخ اس داستان کو بھی بیان کرتی ہے جس کا تعلق ماضی سے ہے۔ یہ ماضی کے واقعات، تصورات اور رجحانات کی داستان ہے کہ جس کی تخلیق کسی مخصوص عہد میں ہوتی ہے مگر اس داستان کی ایک جہت یہ بھی ہے کہ وہ ماضی میں پیش آنے والی واردات کے علم و آگہی کا بھی نام ہے۔ ادبی مؤرخ کا بنیادی کام اسی علم و آگہی کی دریافت کرنا اور اسے مناسب طور پر پیش کرنا بھی ہے۔ اگر ادب کی تاریخ میں علم و آگہی کی یہ بصیرت نہیں ملتی تو اسے ادبی تاریخ کا درجہ بھی نہیں دیا جائے گا اور یہ تاریخ ماضی کے واقعات و رجحانات کا ایک تذکرہ بن کر رہ جائے گی۔

تاریخ نگاری کی ضرورت و اہمیت

تاریخ نگاری کا مقصد ماضی کی بازیافت ہے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ پرانی کتابوں میں لکھے گئے واقعات کو اپنی زبان میں بیان کر دینا۔ اگر پرانی کتابوں میں درج

واقعات کو دہرانا ہی مقصود ہوتو نئی کتاب لکھنے کا کیا فائدہ؟ پرانی کتابیں نئی کتابوں کی نسبت مشترک معلومات کے جاننے کا بہترین اور مستند ذریعہ ضرور ہوتی ہیں۔ مؤرخ اپنے عہد کی تاریخ لکھتے ہیں اور یہ تاریخ لکھتے وقت اگر صرف وقائع نگاری پر اکتفا کرے تو اسے حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہے کیوں کہ وہ آئندہ کے مؤرخ کے لیے مواد کی جمع آوری کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی کی تاریخ لکھنے والوں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ وہ ہر عہد کے سیاسی، معاشرتی، ثقافتی اور معاشی مدوجزر اور اقدار کو پیش نظر رکھ کر واقعات جانچتا، پرکھتا اور ان میں تضاد کے ہوتے ہوئے باہمی تعلق کو دریافت بھی کرتا ہے اور ایک ایسی صورت پیش کرتا ہے جس میں متعلقہ عہد اپنے صحیح خدوخال کے ساتھ نظر آتا ہے۔ تاریخ افراد کی سوانح عمریوں اور کارناموں کے مجموعے کا نام نہیں ہے بل کہ فرد اور معاشرے کے باہمی تعلق کو سمجھنے سمجھانے کا بھی وسیلہ ہے۔ یقیناً وہ افراد بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو معاشرے پر اثر انداز ہوئے لیکن ان لوگوں کی بھی اہمیت مسلّم ہے جنھوں نے اس اثر کو قبول کیا۔ عمومی تاریخ اور ادبی تاریخ میں فرق یہ ہے کہ عمومی تاریخ میں ہر طرح کے اہم لوگوں کو شامل کیا جاتا ہے لیکن ادبی تاریخ وہ سمندر ہے جس میں مؤرخ کو صرف ادب کا نقاد اور محقق ہونا کافی نہیں ہوتا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ خطے یا عہد کی سیاسی تحریکات، ثقافتی اقدار، لسانی گروہوں اور سماجی رابطوں سے بھی پوری طرح واقف ہوتا ہے۔ ادبی مؤرخ ادب کے حوالہ سے انسانی مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور ادب کے ہی وسیلہ سے اُن تہذیبی قدروں کی نشان دہی کرتا ہے جو عام زندگی میں جاری وساری ہوتی ہیں۔ اس طرح وہ ایک ثقافتی مبصر اور سماجی ناقد کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔ ادبی تاریخ کی جامع تاریخ ڈاکٹر جمیل جالبی نے ان الفاظ میں کی ہے:

> **''ادب کی تاریخ وہ آئینہ ہے جس میں ہم زبان اور اس کے بولنے اور لکھنے والوں کی اجتماعی و تہذیبی روح کا عکس دیکھ سکتے ہیں۔ ادب میں سارے فکری، تہذیبی، سیاسی، معاشرتی اور لسانی عوامل ایک دوسرے میں پیوست ہو کر ایک وحدت، ایک اکائی بناتے ہیں اور تاریخ ادب ان**

سارے اثرات، روایات، محرکات اور خیالات و
رجحانات کا آئینہ ہوتی ہے۔"(۲)

ادبی تاریخ کے نام پر جو کتب لکھی گئی یا لکھی جاسکتی ہیں انہیں ہم چار بڑی قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

۱۔ مختلف مقامات کی ادبی تاریخیں
۲۔ موضوعاتی تاریخیں
۳۔ کسی خاص عہد کی ادبی تاریخیں
۴۔ عام عہد کی ادبی تاریخیں

اس کے علاوہ بھی اردو ادب کی تاریخ کو ذیل کے ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے

☆ پہلا دور ۱۲۰۰ء سے ۱۷۰۰ء تک
☆ دوسرا دور ۱۷۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک
☆ تیسرا دور ۱۸۰۰ء سے ۱۸۵۷ء تک
☆ چوتھا دور ۱۸۵۷ء سے ۱۹۱۴ء تک
☆ پانچواں دور ۱۹۱۴ء سے حال تک

تاریخ، تحقیق اور تنقید کا باہمی امتزاج اور اشتراک ابتدا میں عموماً تذکرہ نگاری میں نظر آتا ہے جس میں تذکرہ نگاروں کا تنقیدی شعور بھی شامل ہے کہ جس کے زیرِ اثر وہ شعرا کا کلام منتخب کرتے رہے اور کہیں کہیں ان کے کلام اور ان کی شخصیت، ان کے ذوق وفن کی جانب اشارے بھی کرتے رہے۔ یہیں ان کے تحقیقی وتنقیدی شعور کی بھی جھلک نظر آتی ہے۔ اردو تاریخ کا آغاز عموماً تذکرہ نگاری سے ہوتا ہے۔ اردو زبان وادب میں تاریخ نگاری کا یہ اہم موڑ ثابت ہوئے ہیں۔ ذیل میں ان تذکروں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو اردو تاریخ نگاری کے حوالہ سے اہم ترین ثابت ہو چکے ہیں۔

۱۔ گلشنِ گفتار
۲۔ نکات الشعرا
۳۔ تذکرہ ریختہ گویاں

۴۔ تحفۃ الشعرا

۵۔ مخزنِ نکات

۶۔ تذکرہ شعرائے اردو

۷۔ گل زارِ ابراہیم

۸۔ تذکرہ ہندی

۹۔ ریاض الفصحا

۱۰۔ طبقاتِ شعرا

۱۱۔ گلشنِ ہند (لطف)

۱۲۔ مجموعہ نغز

۱۳۔ معرکہ زیبا

۱۴۔ طبقاتِ سخن

۱۵۔ عیار الشعرا

۱۶۔ مسرت افزا

۱۷۔ مقامات الشعرا

۱۸۔ خوش معرکہ زیبا

۱۹۔ معدن الجواہر

۲۰۔ انتخاب یادگار

۲۱۔ خم خانہ جاوید (۳) وغیرہ اہم تذکرے ہیں جن کے سبب ادبی تاریخ نگاری نے اپنا راستہ پکڑا اور ادبی مؤرخوں نے کمال عمدگی سے ادبی تاریخ کو پیش کیا۔

ادبی تاریخ لکھنے کے اصول

ایک مثالی ادبی مؤرخ کو کن خوبیوں کا حامل ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی لکھی گئی ادبی تاریخ ایک مکمل نمونہ پیش کر سکے۔ ان خوبیوں کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:۔

- ادبی مؤرخ کو غیر جانب دار ہونا چاہیے اور اپنے فیصلوں پر ہر ممکن معروضیت

کو برقرار رکھنا چاہیے۔

- چوں کہ ادبی تاریخ کا دارومدار سوانحی تحقیق اور ادبی تنقید پر ہوتا ہے لہٰذا تاریخ نگار کی نظر ان دونوں پر عمدہ ہونی چاہیے،اس کے علاوہ دوسرے سماجی علوم مثلاً فلسفہ، عمرانیات، نفسیات اور مذہب پر بھی اسے دسترس ہونی چاہیے۔
- ادبی مؤرخ کے فیصلوں کا دارومدار متن پر ہوتا ہے لہٰذا اُسے تدوین متن کے اصولوں سے آگاہ ہونا چاہیے۔اس کا لسانی شعور اسے کئی اغلاط سے بچا سکتا ہے۔
- تذکروں کی اغلاط اور سوانح کے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہیں اُن سے بھی آگاہ ہونا چاہیے،
- اپنے پیش رووں کے ہر بیان کو من و عن قبول نہیں کرنا چاہیے۔
- ہر عہد کے کارناموں کو ان کے سیاسی، سماجی اور فنی ماحول سے جدا کر کے نہیں دیکھنا چاہیے۔ادبی تاریخ ایک طرح کی قومی سوانح عمری ہوتی ہے لہٰذا ادب کو بدلتے ہوئے تہذیبی ارتقا کی روشنی میں دیکھنا ہی صحیح نتائج تک پہنچا سکتا ہے۔
- مختلف ادب پاروں کو آج کے معیار پر نہیں بل کہ ان کے عہدِ تصنیف میں رکھ کر پرکھنا چاہیے۔
- کسی بھی ادبی مرکز کو دبستان بنا لینا درست نہیں ہوگا۔ ماضی میں لکھنؤ، دہلی، رام پور اور عظیم آباد کے دبستانوں نے کئی مغالطے پیدا کیے لہٰذا ایسی تقسیم پر یقین نہیں رکھنا چاہیے۔
- ادوار بندی میں اس اصول کا خیال رکھا جائے کہ وہ کسی واضح تصور پر مبنی ہوں۔
- ادبی تاریخ کو پہلے تاریخ ہونا چاہیے اور پھر کچھ اور، لہٰذا سنین کے درست استعمال اور واقعاتِ زمانی کے تعین پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔
- ادب محض فکشن یا انشائیہ نہیں ہے دیگر اصناف میں تخلیقی کام کرنے والے مصنفین کو بھی مناسب نمائندگی ملنی چاہیے۔
- نمائندہ اشعار کا انتخاب درست متن کے ساتھ کرنا چاہیے۔اشعار کا ذخیرہ خاصا ہوگا تو انتخاب بھی مناسب ہوگا۔کسی ایک شعر کے شاعر کے مجموعی رنگ کا اندازہ ہمیں غلط نتیجے تک لے جا

سکتا ہے۔

- تخلیق اور تخلیق کار کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ادبی مؤرخ کو سوانحی حصہ پر کماحقہٗ توجہ صرف کرنی چاہیے۔
- محض الفاظ کی بنیاد پر لسانی نظریے وضع نہیں کرنے چاہیں بل کہ صوتیات اور صرف ونحو پر مطالعے کی بنیاد رکھنی چاہیے۔
- ہر دور کے حالات و واقعات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ان واقعات کے اثرات کو اُس دور کے ادب میں تلاش کرنا چاہیے۔
- ادبی مؤرخ کو ادبی تخلیقات کے مآخذ اور محرکات کا بھی کھوج لگانا چاہیے۔
- سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ ادبی مؤرخ کو ادب کے مرکز سے باہر نکل کر بھی اعلیٰ ادب کی تلاش کرنی چاہیے۔ اسے ادبی ذخائر دریافت کر کے ان کی قدر و قیمت کا بھی تعین کرنا چاہیے۔
- کوئی ایسا ادارہ ضرور ہونا چاہیے جو بعض منتخب اور مستند تاریخوں کو مصنف کی وفات کے بعد بھی اپ ٹو ڈیٹ رکھے اور اس میں مناسب اضافہ کرتا رہے۔ (۴)

تاریخ اور ادب میں گہرے روابط ہیں۔ تاریخی منظومات، تاریخی قصے، ناول، افسانے سب تاریخ کے اہم ترین مآخذ ہیں۔ اس طرح کسی عہد کی تمدنی صورتِ حال کے بارے میں جاننے کا سب سے اہم ذریعہ ادب اور فنونِ لطیفہ ہیں لیکن اس ربط کے باوجود تاریخ اور ادبی تاریخ میں بعض افتراقات بھی ہیں ۔ تاریخ نگاری کا بنیادی وظیفہ وقائع نویسی ہے، اگرچہ وقائع نویسی سے سوا بھی ہے۔ ادبی تاریخوں میں واقعات کا زیادہ تر تعلق تخلیق کار کے حالات زندگی سے ہے۔ سوانح نگاری ادبی تاریخ کا یک جزو ہے۔ ادبی تاریخ، ادبی تاریخ نگاری کا لازمی حصہ ہے لیکن تاریخ نگاری میں سیاسی تعامل کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے جب کہ ادبی تاریخ نگاری میں سیاسی صورتِ حال محض پس منظر کا کام دیتی ہے البتہ یہ سچ ہے کہ ادبی تاریخ میں بھی وہی زندہ رہا ہے جس کو سیاسی عنایات یا مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کا سیاسی اثر ورسوخ نہ تھا اس کو اکثر ادبی تاریخ نگار نظر انداز کرتے آگے نکل گئے ہیں۔ ادبی تاریخ نگاری میں جو اہم اصول مدِ نظر ہونے چاہیں وہ ذیل میں ہیں:۔

۱۔ تسلسل

۲۔ عصری صورتِ حال

۳۔ تاریخی اظہار

۴۔ تناظرات کی عکاسی

۵۔ زمان و مکان کا بُعد

۶۔ اپنے عہد کی زندہ روایات اور اقدار

۷۔ نگارشات کے نمونے

۸۔ فضول موازنے سے اجتناب

۹۔ وضاحت

۱۰۔ محنت اور دیانت داری

۱۱۔ پیرائیہ تحریر

۱۲۔ دستاویزات و ماخذات اوّلین ماخذات ثانوی ماخذات

داخلی و خارجی ماخذات

۱۳۔ تنقید کی اہمیت

۱۴۔ ادوار اور اصناف کی تقسیم (۵)

درج بالا اصولوں کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تاریخِ ادب جیسے اہم ترین موضوع کو اتنا آسان لیا جاتا رہا ہے کہ آج تک اس کے اصول مرتب کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی گئی۔

ڈاکٹر جمیل جالبی

ڈاکٹر جمیل جالبی اردو زبان و ادب کے حوالہ سے بطور محقق، مدون، ناقد، لغت نویس، مترجم، ماہرِ دکنیات اردو زبان و ادب کے مؤرخ کے طور پر مشہور ہوئے۔ ان کا پورا نام محمد جمیل خان ولد محمد ابراہیم خان ہے اور آپ کے دادا کا نام محمد اسماعیل خان ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی کا تعلق پٹھان قبیلے یوسفزئی خاندان (۶) سے ہے۔ ان کا قلمی نام جمیل جالبی/ ڈاکٹر جمیل جالبی ہے۔ اگرچہ سرکاری ریکارڈ کے مطابق ڈاکٹر جمیل جالبی تاریخ پیدائش یکم جولائی ۱۹۲۹ء بتائی جاتی ہے جب کہ ان کی اصل تاریخ پیدائش ۱۲ جون

۱۹۲۹ء(۷) ہےاوران کی پیدائش کا شہر علی گڑھ ہے۔

تعلیم

ڈاکٹر جمیل جالبی نے ابتدائی تعلیم علی گڑھ سے ہی حاصل کی۔ان کے تعلیمی میدان کی کامیابیاں ذیل میں دی جاتی ہیں:

نمبر شمار	نام ڈگری	سال	ادارہ/مقالہ
۱	میٹرک	۱۹۴۳ء	گورنمنٹ ہائی سکول سہارن پور (بھارت)
۲	ایف اے	۱۹۴۵ء	میرٹھ کالج بھارت
۳	بی اے	۱۹۴۷ء	میرٹھ کالج بھارت
۴	ایم۔اے انگریزی	۱۹۴۹ء	سندھ یونیورسٹی کراچی
۵	ایم۔اے اردو	۱۹۵۰ء	سندھ یونیورسٹی کراچی
۶	ایل ایل بی	۱۹۵۰ء	سندھ یونیورسٹی کراچی
۷	پی ایچ ڈی اردو	۱۹۷۱ء	سندھ یونیورسٹی جامشورو
۸	ڈی لٹ	۱۹۷۳ء	سندھ یونیورسٹی جامشورو
۹	ڈی ایس سی	۱۹۸۸ء	Medinica Alternatua International

(۸)

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنا پی ایچ ڈی اردو کا مقالہ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کی نگرانی میں مکمل کیا اور مقالہ کا عنوان قدیم اردو کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ تھا جب کہ ڈی لٹ کی ڈگری ان کو مثنوی کدم راؤ اور پدم راؤ کی تدوین کرنے پر عطا کی گئی

شادی

ڈاکٹر جمیل جالبی کی شادی یکم نومبر ۱۹۵۳ء کو ان کی خالہ زاد نسیم شاہین سے ہوئی۔ان سے ان

کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

۱۔ڈاکٹر خاور جمیل ۲۔محمد علی خان ۳۔سمیرا جمیل ۴۔ فرح جمیل (۹)

ملازمت

ڈاکٹر جمیل جالبی نے ملازمت کے سلسلہ میں جن اداروں سے وابستہ رہے ان کی تفصیل ذیل میں ہے۔

نمبر شمار	ذمہ داری	دورانیہ	ادارہ
۱	ہیڈ ماسٹر	۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۲ء	بہادر یار جنگ ہائی سکول
۲	انکم ٹیکس آفیسر CSS	۱۹۵۳ء	انکم ٹیکس آفس
۳	وائس چانسلر	یکم ستمبر ۱۹۸۳ء تا ۳۱ اگست ۱۹۸۷ء	جامعہ کراچی
۴	صدر نشین	۷ نومبر ۱۹۸۷ء تا نومبر ۱۹۹۴ء	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۵	اعزازی صدر	۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۸ء	اردو ڈکشنری بورڈ کراچی

(۱۰)

تصانیف

جیسا کہ آغاز میں ذکر ہوا کہ ڈاکٹر جمیل جالبی نامور محقق، ناقد، مترجم ار تاریخ دان کی حیثیت سے اپنی زندگی گزار چکے ہیں۔ان کی تصنیف و تالیف کردہ کتب کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔

تنقید

نمبرشمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	پاکستانی کلچر،قومی کلچر کی تشکیل کا مسئلہ	۱۹۸۱ء تا۱۹۹۲ء	(پانچ ایڈیشن)نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد
۲	تنقیداور تجربہ	۱۹۷۴ء	مشتاق بک ڈپوکراچی
۳	محمد تقی میر	۱۹۸۱ء	انجمن ترقی اردوکراچی
۴	نئی تنقید (مرتبہ خاور جمیل)	۱۹۸۵ء	رائل بک کمپنی کراچی
۵	ادب کلچراور مسائل (مرتبہ خاور جمیل)	۱۹۸۴ء	رائل بک کمپنی کراچی
٦	قومی زبان۔یک جہتی نفاذاور مسائل	۱۹۸۹ء	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۷	معاصرادب	۱۹۹۱ء	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
۸	ادبی تحقیق	جون۔۱۹۹۴ء	مجلس ترقی ادب لاہور

تحقیق وتدوین

نمبرشمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	حاجی بغلول منشی سجاد حسین کا ناول	۱۹۴۱ء	مشتاق بک ڈپوکراچی
۲	دیوان حسن شوقی	۱۹۷۱ء	انجمن ترقی اردوکراچی
۳	دیوان نصرتی (مقدمہ وفرہنگ)	۱۹۷۲ء	قوسین لاہور
۴	مثنوی نظامی دکنی المعروف مثنوی کدم راؤ پدم راؤ	۱۹۷۳ء	انجمن ترقی اردوکراچی
۵	بزم خوش نفساں (شاہد احمد دہلوی کے خاکوں کا مجموعہ)	۱۹۸۵ء	مکتبہ اسلوب کراچی
٦	ن۔م راشدایک مطالعہ	۱۹۹۰ء	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور
۷	کلیاتِ میراجی	۱۹۸۸ء	اردومرکزلندن

۸ میراجی ایک مطالعہ ۱۹۹۰ء سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور

لغات

نمبر شمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	قدیم اردو کی لغت	۱۹۸۳ء	مرکزی اردو بورڈ لاہور
۲	فرہنگِ اصطلاحات جامعہ عثمانیہ جلد اوّل	۱۹۹۱ء	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۳	فرہنگِ اصطلاحات جامعہ عثمانیہ جلد دوم	۱۹۹۳ء	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد
۴	قومی انگریزی اردو لغت	۱۹۹۲ء	مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد

تاریخ ادب اردو

نمبر شمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	تاریخ ادب اردو (قدیم دور) آغاز تا ۱۷۰۵ء	۱۹۸۴ء	مجلس ترقی ادب لاہور
۲	تاریخ ادب اردو جلد دوم	۱۹۸۷ء	مجلس ترقی ادب لاہور
۳	تاریخ ادب اردو جلد سوم	۲۰۰۴ء	مجلس ترقی ادب لاہور
۴	تاریخ ادب اردو جلد چہارم	۲۰۱۲ء	مجلس ترقی ادب لاہور

تراجم

نمبر شمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	جانورستان (جارج آرول کے ناول Animal Farm کا ترجمہ	۱۹۸۵ء	
۲	ایلیٹ کے مضامین اردو	۱۹۴۰ء	اردو اکیڈمی سندھ کراچی
۳	ارسطو سے ایلیٹ تک	۱۹۷۵ء	نیشنل بک فاؤنڈیشن کراچی

۴	برصغیر میں اسلامی جدیدیت (عزیز احمد کی انگریزی کتاب کا ترجمہ)	۱۹۸۹ء	ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور
۵	برصغیر میں اسلامی کلچر (عزیز احمد کی انگریزی کتاب کا ترجمہ)	۲۰۰۵ء	ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور

دیگر کتب

نمبر شمار	نام کتاب/مضمون	سال اشاعت	مقام اشاعت
۱	حیرت ناک کہانیاں	۱۹۸۳ء	نیشنل بک فاؤنڈیشن کراچی
۲	پاکستان میں ذریعہ تعلیم کا مسئلہ	۱۹۹۳ء	پمفلٹ
۳	نہ ہوئی قرولی (سرشار کے مزاحیہ کردار کی سرگزشت)	۱۹۹۳ء	فیروز سنز لاہور

(۱۱)

اعزازات

نمبر شمار	نام کتاب	اعزاز	سال	ادارہ/حکومت
۱	پاکستانی کلچر	ادبی انعام	۱۹۶۴ء	داؤد ادبی انعام
۲	مثنوی کدم راؤ پدم راؤ	ادبی انعام	۱۹۷۳ء	داؤد ادبی انعام
۳	قدیم اردو لغت	ادبی انعام	۱۹۷۴ء	داؤد ادبی انعام
۴	تاریخ ادب اردو	ادبی انعام	۱۹۷۵ء	داؤد ادبی انعام
۵	یونیورسٹی گولڈ میڈل		۱۹۷۸ء	
۶	محمد طفیل ادبی ایوارڈ	ادبی انعام	۱۹۸۹ء	محمد طفیل ادبی ایوارڈ

۷	ستارہ امتیاز	صدارتی انعام	ادبی	۱۹۹۰ء	حکومتِ پاکستان
۸	ہلالِ امتیاز	صدارتی انعام	ادبی	۱۹۹۴ء	حکومتِ پاکستان
۹	بابائے اردو مولوی عبد الحق ایوارڈ	ادبی انعام		۲۰۰۶ء	اکادمی ادبیات پاکستان
۱۰	کمالِ فن			۲۰۱۵ء	

(۱۲)

وفات

پاکستان کا یہ نامور محقق، نقاد، ماہر لسانیات، ادبی مؤرخ، سابق وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی، چیئرمین مقتدرہ قومی زبان اور صدر اردو لغت بورڈ بالآخر ۱۸۔اپریل ۲۰۱۹ء(۱۳) کو اپنی سانسیں ہار گیا اور اپنی جان، جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**

''تاریخ ادب اردو'' از ڈاکٹر جمیل جالبی

ڈاکٹر جمیل جالبی کا یہ کام جسے انہوں تاریخ ادب اردو کا نام دیا ہے چار جلدوں پر مشتمل ہے جو تاریخِ اردو ادب کے حوالہ سے طویل ترین کام ہے۔ ہر جلد جدید اور مربوط انداز میں لکھی گئی ہے، متفرق مقالات کا مجموعہ یا تذکرہ نہیں ہے۔ تمام جلدیں اپنی جگہ مکمل اور دوسری جلدوں سے مربوط بھی ہیں۔ جدید ادب کی طرح قدیم ادب بھی مخصوص تہذیبی معاشرتی، معاشی، سیاسی، لسانی و ثقافتی عوامل کا منطقی نتیجہ تھا۔ اس لیے اس کا مطالعہ بھی تہذیبی و معاشرتی عوامل کی روشنی میں ویسے ہی کیا گیا ہے جیسے جدید ادب کا کیا جاتا ہے۔ ذیل میں سرسری جائزہ لیا جاتا ہے:۔

جلد اوّل آغاز تا 1750ء

پہلی جلد جولائی 1975ء میں منظر عام پر آئی اس میں کل 791 صفحات ہیں اور اس کو چھ فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر فصل اپنی ذیل میں کچھ ابواب رکھتی ہے جو مختلف ادوار کے حساب سے

اردوادب کی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے۔تمہید،ترتیب، کتابیات اوراشاریہ اس کے علاوہ ہیں۔ذیل میں وہ تقسیم پیش کی جاتی ہے:۔

تمہید اردوزبان اوراس کے پھیلنے کے اثرات

فصل اول شمالی ہند(۱۰۵۰ءتا ۱۷۰۷ء)

پہلا باب مسعودسعدسلیمان سے گرونانک تک(۱۰۵۰ءتا۱۵۲۵ء)

دوسراباب بابر سے شاہ جہاں تک (۱۵۲۵ءتا۱۶۵۷ء)

تیسراباب دورِاورنگ زیب(۱۶۵۷ءتا۱۷۰۷ء)

فصل دوم گجری ادب اوراس کی روایت(۱۰۵۰ءتا۱۷۰۷ء)

پہلا باب پانچویں صدی عیسوی ہجری تا آٹھویں صدی ہجری تک(۱۰۵۰ءتا ۱۴۰۰ء)

دوسراباب نویں اوردسویں صدی ہجری کے ملفوظات،لغات، کتبے (۱۴۰۰ءتا۱۶۰۰ء)

تیسراباب نویں اوردسویں صدی ہجری کی ادبی روایت(۱۴۰۰ءتا۱۶۰۰ء)

چوتھاباب دسویں، گیارھویں اور بارھویں صدی ہجری کے اوائل میں گجری ادب(۱۶۰۰ءتا۱۷۰۷ء)

فصل سوم اردوبہمنی دورمیں(۱۳۵۰ءتا۱۵۲۵ء)

پہلا باب پس منظر،مآخذ،ادبی ولسانی خصوصیات

دوسراباب ادب کی روایت نویں اور دسویں صدی ہجری کے اوائل میں (۱۴۳۰ء تا۱۵۲۵ء)

فصل چہارم عادل شاہی دور(۱۴۹۰ءتا۱۶۸۵ء)

پہلا باب پس منظر،روایت اورادبی ولسانی خصوصیات

دوسراباب گجری روایت کی توسیع ،ہندوی روایت کا عروج(۱۵۲۵ءتا۱۶۶۷ء)

تیسراباب ہندوی وفارسی روایت کی کشمکش(۱۵۷۶ءتا۱۶۴۰ء)

چوتھاباب فارسی روایت کارواج(۱۶۴۰ءتا۱۶۵۷ء)

پانچواں باب غزل کی روایت کا سراغ

چھٹا باب مذہبی تصانیف پر فارسی اثرات ۱۶۴۰ء تا ۱۶۷۵ء)

ساتواں باب دکنی ادب کا عروج (۱۶۵۷ء تا ۱۶۷۵ء)

آٹھواں باب نیا عبوری دور (۱۶۵۷ء تا ۱۶۸۵ء)

فصل پنجم قطب شاہی دور (۱۵۱۸ء تا ۱۶۸۶ء)

پہلا باب پس منظر، روایت اور ادبی و لسانی خصوصیات

دوسرا باب فارسی روایت کا آغاز (۱۵۱۸ء تا ۱۵۸۰ء)

تیسرا باب فارسی روایت کا رواج (۱۵۸۰ء تا ۱۶۱۰ء)

چوتھا باب فارسی روایت کا عروج نظم و نثر میں (۱۵۸۰ء تا ۱۶۴۰ء)

پانچواں باب فارسی روایت کی توسیع (۱۶۲۵ء تا ۱۶۷۶ء)

چھٹا باب فارسی روایت کی تکرار (۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۶ء)

ساتواں باب دکنی روایت کا خاتمہ

فصل ششم فارسی روایت کا نیا عروج: ریختہ (۱۶۸۵ء تا ۱۷۵۰ء)

پہلا باب ولی دکنی

دوسرا باب معاصرین ولی دکنی اور بعد کی نسل

ضمیمے پاکستان میں اردو، پنجاب میں اردو، سندھ میں اردو، لسانی اشتراک (پنجابی، سرائیکی، سندھی)، سرحد میں اردو، بلوچستان کی اردو روایت،

اشاریہ کتب، اشخاص، مقامات، موضوعات (۱۴)

تاریخ ادب اردو از ڈاکٹر جمیل جالبی جلد دوم

حصہ اوّل پیش لفظ تمہید

پہلا باب اٹھارویں صدی: سیاسی منظر، طرزِ فکر، تہذیبی و معاشرتی رویے

دوسرا باب اردو شاعری: رواج، کشمکش، اثرات، محرکات و میلانات

فصل اوّل شمالی ہند میں اردو شاعری کی ابتدائی روایت

پہلا باب مذہبی شاعری،لسانی خصوصیات شمال ودکن کی زبانوں کا فرق

دوسرا باب رزم نامے

تیسرا باب طنز وہجو کی روایت:جعفر زٹلی

فصل دوم

پہلا باب فارسی ریختہ گو: بیدل،شاہ گلشن وغیرہ

دوسرا باب فارسی کے ریختہ گو: آرزو،مخلص وغیرہ

فصل سوم

پہلا باب ولی دکنی کے اثرات،تخلیقی رویے،شاعری کی پہلی تحریک:ایہام گوئی

دوسرا باب ایہام گو شعرا: آبرو

تیسرا باب دوسرے ایہام گو شعرا: ناجی وغیرہ

چوتھا باب غیر ایہام گو شعرا:اشرف،فائز وغیرہ

فصل چہارم ردّ عمل کی تحریک

پہلا باب اسباب،خصوصیات،معیارِ سخن

دوسرا باب ردّ عمل کے شعرا:مظہر جان جاناں،یقین وغیرہ

تیسرا باب ردّ عمل کے شعرا: شاہ حاتم

فصل پنجم ردّ عمل کی تحریک کی توسیع

پہلا باب میر وسودا کا دور

دوسرا باب محمد تقی میر: حیات،سیرت،تصانیف

تیسرا باب محمد تقی میر: مطالعہ شاعری

حصہ دوم

چوتھا باب مرزا محمد رفیع سودا

پانچواں باب خواجہ میر درد

چھٹا باب قائم،میر سوز،میر اثر

ساتواں باب میر حسن

آٹھواں باب دوسرے شعرا

نواں باب چنداور شعرا

فصل ششم اٹھارویں صدی میں اردو نثر

پہلا باب اردو نثر کے رجحانات، اسالیب وادبی خصوصیات

دوسرا باب تنقیدی نثر اور اسالیب

تیسرا باب مذہبی تصانیف اور اسالیب

چوتھا باب تاریخی نثر، اس کا اسلوب

پانچواں باب افسانوی تصانیف اور اسالیب

اشاریہ

(۱۵)

تاریخ ادب اردو از ڈاکٹر جمیل جالبی جلد سوم انیسویں صدی نصف اوّل

پیش لفظ

تمہید: انیسویں صدی: صورت حال، سیاسی منظر، تہذیبی ومعاشرتی رویے، تبدیلی کا عمل

فصل اوّل

پہلا باب اردو شاعری محرکات ور جحانات، روایت، اسباب وخصوصیات

دوسرا باب قلندر بخش جرات: حیات وآثار، سیرت وشخصیت، مطالعہ شاعری

تیسرا باب انشااللہ خان انشا (نظم ونثر)

چوتھا باب غلام ہمدانی مصحفی (نظم ونثر)

پانچواں باب غلام ہمدانی مصحفی: تصانیف وتذکرے

چھٹا باب سعادت یار خان رنگین (نظم ونثر)، حیات وحالات، سیرت وشخصیت

چند دوسرے شعرا روایت کی تکرار

پہلا باب ثنااللہ فراق حالات ومطالعہ شاعری

دوسرا باب ولی اللہ محبّ حالات وشاعری

تیسرا باب شاہزادہ سلیمان شکوہ: حالات وشاعری

چوتھا باب مرزا محمد تقی خان ہوس: حالات ومطالعہ شاعری

چند اور شعرا روایت کی تبدیلی کا عمل و آغاز

پہلا باب طالب علی خان عیشی حالات ورنگ شاعری

دوسرا باب جسونت سنگھ پروانہ: حالات وشاعری

تیسرا باب قاضی محمد صادق اختر حالات وتصانیف وشاعری

چوتھا باب مہدی علی خان زکی، مرادآبادی حالات وشاعری

فصل دوم اردو نثر فورٹ ولیم کالج

پہلا باب فورٹ ولیم کالج، مقاصد وتعارف

دوسرا باب جون گل کرسٹ: تعارف، علمی وتاریخی خدمات

تیسرا باب میر امّن دہلوی: حالات ومطالعہ باغ وبہار

چوتھا باب شیر علی افسوس: حالات وزندگی، مطالعہ باغِ اردو وآرایش محفل

پانچواں باب حیدر بخش حیدری: حالات ومطالعہ، آرایش محفل وتوتا کہانی، گلزارِ دانش وغیرہ

چھٹا باب نہال چند لاہوری: حالات ومطالعہ مذہبِ عشق

ساتواں باب میر بہادر علی حسینی: حالات ومطالعہ، نثر بے نظیر، اخلاق ہندی، نقلیات وغیرہ

آٹھواں باب مظہر علی خان ولا: حالات اور مطالعہ: مادھونل اور کام کنڈلا، بیتال پچیسی وغیرہ

نواں باب کاظم علی جوان: حالات ومطالعہ: شکنتلا، سنگھاسن بتیسی، ترجمہ قرآن مجید وغیرہ

دسواں باب حفیظ الدین احمد: حالات ومطالعہ: خرد افروز (انوار سہیلی)

گیارہواں باب خلیل علی خان اشک: اردو داستان نویسی اور سائنسی تالیف کی ابتدا، حالات ومطالعہ: داستان امیر حمزہ ورسالہ کائنات جو، نگارخانہ چین وغیرہ

بارہواں باب مولوی اکرام علی: حالات ومطالعہ: اخوان الصفا

تیرہواں باب بنی نرائن جہاں: حالات و مطالعہ: چار گلشن، دیوان جہاں، نو بہار وغیرہ

چودہواں باب مرزا علی لطف: حالات ومطالعہ: تذکرہ گلشن ہند

پندرہواں باب فورٹ ولیم کالج کی چند غیر مطبوعہ تالیفات وتراجم

فصل سوم نوطرز مرصع اور فسانہ عجائب کی درمیانی کڑیاں

پہلا باب محمد بخش مہجور: حالات ومطالعہ: گلشن نو بہار ونورتن

دوسرا باب عظمت اللہ نیاز: حالات ومطالعہ: قصہ رنگین گفتار

تیسرا باب غلام علی عشرت: حالات ومطالعہ داستان سحرالبیان

نثر رنگیں کا نقطہ عروج

پہلا باب مرزا رجب علی بیگ سرور: حالات و مطالعہ: فسانہ عجائب، سرور سلطانی، شبستان سرور، فسانہ عبرت وغیرہ

رجب علی بیگ سرور اور میر امّن دہلوی کا قضیہ: سروشِ سخن اور طلسم حیرت

دوسرا باب فخر الدین حسین سخن دہلوی: سروشِ سخن۔ حالات ومطالعہ

تیسرا باب جعفر علی شیون: حالات ومطالعہ: طلسم حیرت (ضلع جگت کی آخری تصنیف)

فصل چہارم ناسخ وآتش کا دور: سادہ گوئی کے خلاف ردّ عمل، طرزِ جدید وتازہ گوئی کا رواج

پہلا باب ناسخ وآتش کا دور: پس منظر اور رجحانات

دوسرا باب شیخ امام بخش ناسخ: حیات و احوال، تصانیف، طرزِ جدید کا عروج، مطالعہ شاعری، لسانی خصوصیات

تیسرا باب خواجہ حیدر علی آتش: حالات و آثار، طرزِ جدید اور متضاد، متوازی روایت۔ شاعری ولسانی خصوصیات

چند دوسرے شعرا طرزِ جدید کی تکرار وتوسیع

پہلا باب علی اوسط رشک: (نظم ونثر)، حالات وروایت ناسخ کی توسیع

دوسراباب فتح الدولہ مرزامحمد رضابرق: حالات ومطالعہ شاعری

تیسراباب امدادعلی بحر(نظم ونثر) حالات ومطالعہ شاعری۔ بحرالبیان

چوتھاباب خواجہ محمد وزیر، وزیر لکھنؤی۔ حالات ومطالعہ شاعری

پانچواں باب فقیر محمد خان گویا (نظم ونثر)، حالات زندگی ومطالعہ شاعری و نثری داستان: بستان حکمت کا مطالعہ

چھٹاباب کلب حسین خان نادر (نظم ونثر) حالات ومطالعہ شاعری، تلخیصِ معلیٰ کی اہمیت ومطالعہ

ساتواں باب مرزاحاتم علی مہر: حالات وتصانیف ومطالعہ شاعری

آٹھواں باب میر کلّو عرش: حالات ومطالعہ شاعری

نواں باب عبدالغفور خان نسّاخ (نظم ونثر)، تصانیف وتذکرے، لسانی مباحث معرکہ: انتخاب نقص

دسواں باب اندرسبھااورواسوخت کی مقبولیت، رواج وعروج، آغاامانت حسن لکھنؤی

روایتِ آتش کی توسیع، تکراراورامتزاج

پہلاباب محمد خان رند: حالات ومطالعہ شاعری

دوسراباب میروزیرعلی صبا: حالات ومطالعہ شاعری

تیسراباب آغاحجو شرف: حالات ومطالعہ شاعری، مثنویاں

شاگردانِ آتش میں مثنوی کی مفرد روایت

پہلاباب پنڈت دیاشنکرنسیم: مثنوی گلزارِنسیم، معرکہ چکبست وشرر

دوسراباب نواب مرزاشوق؛ حالات ومطالعہ: فریب عشق، بہارِعشق، زہرعشق

فصل پنجم انیسویں صدی کی دواہم ادبی وتہذیبی شخصیات

پہلاباب بادشاہ واجدعلی شاہ: حالات وشخصیت ومزاج، تصانیف (نظم ونثر) رہس اوراثرات

دوسراباب عوام کااکلوتاشاعر: نظیراکبرآبادی: جدیدشاعری کاپیش رو: مطالعہ شاعری

اشاریہ (۱۶)

تاریخ ادب اردو از ڈاکٹر جمیل جالبی جلد چہارم

تمہید انیسویں صدی (نصف آخر): صورت حال، رجحانات، آزادی کی آخری کوشش، بغاوت 1857ء، اثرات

فصل اوّل

پہلا باب غالب کا دور: پس منظر، اثرات، رجحانات

دوسرا باب سوانح، خاندانی پس منظر، حالات وواقعات، قضیہ کلکتہ، برہان قاطع، قید، مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی، وفات

تیسرا باب سیرت، شخصیت اور مزاج

چوتھا باب تصانیف وتالیفات غالب: فارسی واردو

پانچواں باب اردو شاعری کا مطالعہ، طرز ادا، اردو غزل پر غالب کے اثرات،

چھٹا باب غالب کی فارسی شاعری

ساتواں باب اردو نثر نگاری

دوسرے بڑے شعرا

پہلا باب شاہ نصیر دہلوی: حیات ومطالعہ شاعری

دوسرا باب محمد ابراہیم ذوق: سوانح ومطالعہ شاعری

تیسرا باب بہادر شاہ ظفر، آخری مغل بادشاہ نامور شاعر

چوتھا باب مومن خان مومن: حالاتِ زندگی ومطالعہ شاعری

پانچواں باب مصطفیٰ خان شیفتہ: حالاتِ زندگی ومطالعہ شاعری

چند اور ممتاز شعرا روایت کی اشاعت

پہلا باب سیّد علی غمگین: حالات ومطالعہ شاعری

دوسرا باب میر نظام الدین ممنون دہلوی: حالاتِ زندگی ومطالعہ شاعری

تیسرا باب نواب محمد اصغر علی خان نسیم دہلوی: حالات زندگی ومطالعہ شاعری

چوتھاباب میرمہدی حسین مجروح: حالات وشاعری

پانچواں باب قربان علی بیگ سالک: حالات وشاعری

چھٹاباب قلق میرٹھی: حالات وشاعری

ساتواں باب نظام رام پوری: حالات وشاعری

آٹھواں باب: ظہیر دہلوی: حالات وشاعری

نواں باب انور دہلوی: حالات وشاعری

فصل دوم اردومرثیہ

پہلاباب روایت وارتقا، پس منظر، انیس ودبیر کے پیش رومیر مستحسن خلیق، میر ضمیر، میاں دلگیر، مرزا جعفر علی فصیح

دوسراباب میر مستحسن خلیق

تیسراباب مظفرحسین ضمیر

چوتھاباب چھنولال دلگیر

پانچواں باب مرزا جعفرعلی فصیح

اردومرثیہ کا نقطہ عروج

باب اوّل میر ببرعلی انیس

باب دوم میرزا سلامت علی دبیر

روایت کی تکرار دوسرے مرثیہ گو

پہلاباب میر مونس

دوسراباب میر عشق

تیسراباب میر تعشق

چوتھاباب مرزا محمد جعفر اوج

پانچواں باب میر نفیس

چھٹاباب پیارے صاحب رشید

فصل سوم   دورِ جدید کی توسیع: اردو نثر کا تنوع، طنز ومزاح کی روایت

باب اوّل   اودھ پنچ: اشاعت وخصوصیات، بانی و مدیر منشی سجاد حسین: دورِ جدید کی توسیع، طنز ومزاح کی روایت

باب دوم   اودھ پنچ کے ممتاز لکھنے والے: مرزا مچھو بیگ ستم ظریف، جوالا پرشاد برق، پنڈت تربھون ناتھ ہجر، نواب سید محمد آزاد، اکبر الٰہ آبادی: طنز ومزاح کا بے مثال، نیا منفرد رنگِ شاعری

اردو کے عناصر خمسہ

- سر سیّد احمد خان: سوانح، شخصیت، مزاج، تصانیف وتالیفات، فکر وعمل کا مطالعہ، تہذیب الاخلاق، مضامین
- خواجہ الطاف حسین حالی: حالاتِ زندگی، تصانیف، شاعری، نثر، تنقید
- محمد حسین آزاد: حالاتِ زندگی، شخصیت و مزاج، وفات، جدید نظم کا آغاز 1874ء، تصانیف وتالیفات، شاعری
- شبلی نعمانی، حالاتِ زندگی، شخصیت ومزاج، تصانیف و تالیفات، تنقید، تاریخ نویسی، شاعری، عطیہ فیضی
- نذیر احمد: سیرت وشخصیت، مزاج، تصانیف وتراجم ومکاتیب، ناول نگاری، تنقید

روایت شاعری کا فروغ   پرانی روایت میں نئے رجحانات کے واضح اثرات

پہلا باب   سیّد اسمٰعیل حسین منیر شکوہ آبادی

دوسرا باب   سیّد مظفر علی اسیر لکھنوی

تیسرا باب   امیر اللہ تسلیم لکھنوی

چوتھا باب   میر ضامن علی جلال لکھنوی

فصل چہارم اردو داستانیں: تمہید ومطالعہ   طلسم ہوشربا، بوستان خیال

داستان اور ناول کا امتزاج   پنڈت رتن ناتھ سرشار: حالات زندگی، فسانہ آزاد، ناول وتصانیف

دوسری اصنافِ نثر کا مطالعہ

سفر نامہ یوسف خان کمبل پوش: عجائباتِ فرنگ/ تاریخِ یوسفی

سیاحت نامہ کریم خان: روزنامچہ روزنامچہ: سیّد مظہر علی سندیلوی مذہبی

تصانیف میں اردو نثر

تقویۃ الایمان از شاہ محمد اسمٰعیل شہید سیّد غوث علی شاہ پانی پتی تذکرہ غوثیہ

تذکروں میں اردو نثر گلشنِ ہند، خوش معرکہ زیبا، گلستانِ سخن، تذکرہ طبقات شعرائے

ہند، انتخابِ یادگار

کتب تواریخ میں اردو نثر تاریخ روہیل کھنڈ تاریخ بندیل کھنڈ

اردو نعت گوئی کا نیا رنگ، نئی روایت محسن کاکوروی کرامت علی خان شہیدی

شاعری کے دو روایتی رنگ: انیسویں صدی کا خاتمہ امیر مینائی

مرزا داغ دہلوی

جدید دور کا ارتقا اسمٰعیل میرٹھی: تمہید، حالات و عوامل، نیچرل شاعری کا ارتقا، قبولیت و اشاعت

اشاریہ (۱۷)

حوالہ جات

۱۔ عامر سہیل، سید، ڈاکٹر، نسیم عباس احمر، ''ادبی تاریخ نویسی''، لاہور، پاکستان رائٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی، ۲۰۱۰ء، ص ۳۳

۲۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اردو''، طباعت ہشتم، جلد دوم، لاہور مجلس ترقی ادب، دسمبر ۲۰۱۶ء، ص ۱۶

۳۔ عامر سہیل، سید، ڈاکٹر، نسیم عباس احمر، ''ادبی تاریخ نویسی''، لاہور، پاکستان رائٹرز کوآپریٹیو سوسائٹی، ۲۰۱۰ء، ص ۲۶

۴۔ ایضا ص ۱۶۸

۵۔ ایضا ص ۲۸۴ تا ۲۹۸

۶۔ عبد العزیز، ساحر، ڈاکٹر، ''جمیل جالبی: شخصیت اور فن''، اسلام آباد، اکادمی

ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷ء،ص ۱۱

۷۔ خلیق انجم، ڈاکٹر، ''کچھ جمیل جالبی کے بارے میں''، مرتبہ، مضمون: ڈاکٹر جمیل جالبی ایک مطالعہ، ازمشرف احمد، دہلی، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، باراوّل، ۱۹۹۳ء، ص ۱۸

۸۔ نسیم احمد، ڈاکٹر، بہ اشتراک سعید احمد، ''ڈاکٹر جمیل جالبی سوانحی کتابیات''، لاہور، الفیصل تاجران وناشران کتب، ۱۹۹۴ء، ص ۳۱

۹۔ سمیرا انجم، ڈاکٹر، ''ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کا جائزہ''، مقالہ پی ایچ ڈی اردو، شعبہ اردو، ملتان، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء، ص ۲

۱۰۔ عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر، ''ڈاکٹر جمیل جالبی: شخصیت اورفن''، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ۲۰۰۷ء، ص ۱۳

۱۱۔ نسیم احمد، ڈاکٹر، بہ اشتراک سعید احمد، ''ڈاکٹر جمیل جالبی سوانحی کتابیات''، لاہور، الفیصل تاجران وناشران کتب، ۱۹۹۴ء، ص ۳۱

۱۲۔ سمیرا انجم، ڈاکٹر، ''ڈاکٹر جمیل جالبی کی ادبی خدمات کا جائزہ''، مقالہ پی ایچ ڈی اردو، شعبہ اردو، ملتان، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء، ص ۲ تا ۳

۱۳۔ www.Google / ڈاکٹر جمیل جالبی

۱۴۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اردو''، طباعت نہم، جلد اول، لاہور مجلس ترقی ادب، جنوری ۲۰۱۶ء، (ترتیب)

۱۵۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اردو''، طباعت ہشتم، جلد دوم، لاہور مجلس ترقی ادب، دسمبر ۲۰۱۶ء، (ترتیب)

۱۶۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اردو''، طباعت چہارم، جلد سوم، لاہور مجلس ترقی ادب، مارچ ۲۰۱۶ء، (ترتیب)

۱۷۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ''تاریخ ادب اردو''، طبع دوم، جلد چہارم، لاہور مجلس ترقی ادب، جون ۲۰۱۵ء، ص ۷ تا ۱۴

☆☆☆